السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں آپ کی خدمت میں مندرجہ بالا حدیث پیش کر رہا ہوں جس میں مجھے اشکال پیش آیا اور اس کے بارے میں طلبہ میں اختلاف پیدا ہوگیا ہے ۔ میں نے حدیث آپ کے سامنے اس لئے پیش کی ہے کہ آپ اس کی تحریری طور پر وضاحت فرمادیں تاکہ میں بھی اس کا مطالعہ کروں اور مجھ جیسے دوسرے طلبہ بھی پڑھیں اور ہمارے دلوں میں شک دور ہوجائے ۔ حدیث یہ ہے ۔ :

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہوجاتیں 'آواز بلند ہوجاتی' شدید غضب کا اظہار ہوتا گویا آپ کسی لشکر (کے حملے) سے ڈرا رہے ہوں ار کہہ رہے ہوں کہ وہ صبح یا شام (کے وقت) تم پر حملہ کرنے والا ہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے : ''مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح (قریب قریب) بھیجا گیا ہے (یہ کہتے ہوئے) آپ شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملالیتے اور فرماتے :

(أمَّا بَعْدُ : فَإنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ وَخَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ)

''اما بعد! بہترین بات 'اللہ کی کتاب اور بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے اور بدترین کام وہ ہیں جو نئے ایجاد کئے جائیں اور ہر بدعت گمراہی ہے ۔''

''میرا مومن سے تعلق خود اس کی ذات سے بھی بڑھ کر ہے' جو کوئی مال چھوڑے (اور فوت ہوجائے) تو وہ اس کے گھر والوں کا ہے اور جو شخص قرض یا چھوٹے بچے چھوڑ جائے تو (ان کی نگہداشت اور قرض کی ادائیگی) میرے ذمہ ہے ۔''

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ۔ اس حدیث میں الفاظ ''ہر بدعت گمراہی ہے ۔'' میں بدعت کے خلاف ہوں اور سنت کی تلوار کے ساتھ اس سے جنگ کرتا ہوں ۔ میں نے آپ کی خدمت میں پیش کی ہے تاکہ آپ مجھے اس کی تشریح سمجھادیں اور مجھے بدعت کا لغوی اور اصطلاحی مطلب سمجھا دیں تاکہ میں کسی ایسی چیز کی تردید نہ کروں جو بدعت نہیں ہے ۔ بعض فقہاء نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بدعت پر بھی پانچوں احکام لگتے ہیں کیا ان کے پاس اس تقسیم کی کوئی دلیل ہے ؟ وہ کہتے ہیں کوئی بدعت واجب ہوتی ہے 'کوئی مباح 'کوئی مکروہ 'کوئی مندوب اور کوئی حرام ۔ گزارش ہے کہ اس کی اچھی طرح وضاحت کردیں کیونکہ طلبہ میں اس بات میں اختلاف پیدا ہوگیا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ ''کل'' کا لفظ حصر کا تقاضا کرتا ہے ۔ الا یہ کہ اس کے بعد استثناء آجائے ۔ علاوہ ازیں ابوداؤد اور ترمذی نے ایک طویل حدیث روایت کی ہے 'جس میں یہ الفاظ بھی ہیں :

((فَعَلَيْكُمْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ ضَلَالَةٌ فِي النَّارِ))

''پس میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو اختیار کرو ۔ اسے خوب مضبوطی سے پکڑلو اور نئے نئے کاموں سے بچو، کیونکہ ہر نیا کام بدعت اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں (لے جانے والی) ہے ۔''

گزارش ہے کہ یہ مسئلہ حل کردیں ج، جو میری سمجھ میں نہیں آرہا اور آپ کے سوا کوئی میرا یہ مسئلہ حل نہیں کر رہا ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1 ۔ اللہ تعالیٰ نے شریعت مکمل کردی ہے ، لہٰذا اسے کسی انسان کی طرف سے مکمل کئے جانے کی ضرورت نہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ٣ ...المائدة

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل دیر دیا ، اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کرلیا ۔''

(المائدہ : ۵/۳)

۲ ۔ عبادات میں اصل توقیف ہے ۔ جو شخص (کسی کام کے متعلق) کہے کہ یہ عبادت شرعی ہے اس کا فرض ہے کہ ایسی شرعی دلیل پیش کرے جس سے اس کام کی مشروعیت ثابت ہو، ورنہ وہ عبادت ناقابل قبول ہے صحیح حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ثابت ہے :

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے اس دین میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

ایک روایت میں ہے :

((مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ أَمْرُنَا مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ))

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے حکم کے مطابق نہیں تو وہ مردود ہے۔''

۳۔ بدعت کا لغوی معنی ہے : ''ایک چیز کو شروع کرنا، یا بنایا جن کہ اس کی پہلے کوئی مثال موجود نہ ہو۔'' اصطلاحی معنی یہ ہے کہ : 'کوئی قولی، عملی یا اعتقادی بدعت ایجاد کرنا جو اللہ تعالیٰ نے مشروع نہیں فرمائی۔'' بدعتیں سب گمراہی ہیں جس طرح کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

۴۔ دین میں بدعت کی پانچ قسمیں بنانے کی، ہماری معلومات کے مطابق، شریعت میں کوئی بنیاد نہیں۔

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ امام شاطبیؒ کی کتاب ''الاعتصام' کی طرف رجوع کریں، انہوں نے بدعت کے متعلق جو تفصیلی مباحث بیان فرمائے ہیں وہ کسی دوسری کتاب میں کم ہی یکجا لیں گے۔ اسی طرح یہ کتابیں بھی مطالعہ کے لائق ہیں 'کتاب السنن والبتدعات'' 'کتاب الابداع فی مضار الابتداع'' 'تنبیہ الغافلین'' از نحاس''' زاد المعاد'' از علامہ اب قیمk، ''اقتضاء الصراط المستقیم'' از شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۔

۵۔ لفظ 'کل'' اصطلاحی معنی کے لحاظ سے ''حصر'' کے الفاظ میں شامل نہیں وہ 'عموم' کے الفاظ میں سے ہے۔ جیسا کہ اصول فقہ کی کتابوں سے واضح ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ